بسم اللہ الرحمن الرحیم

SURA FATIHA

سُورہ فاتحہ

لودیانہ

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے

شائع ہوئی

1900

Urdu

July.31.2006

www.muhammadanism.org

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ للّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ

مَـٰالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

اهدِنَـــــــا الصِّرَاطَ الْمُستَقِيمَ

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ

ترجمہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ جوصاحب سارے جہان کا بہت مہربان نہایت رحم والا مالک انصاند کے دن کا ۔ تجھی کوہم بندگی کریں۔ اورتجھی سے مدد چاہیں۔ چلاہم کوراہ سیدھی ۔ راہ اُن کی جن پرتونے فضل کیا۔نہ جن پرغصہ ہوا۔ اورنہ بھٹکنے والے۔

بھائیو! جب آپ نمازپڑھتے ہیں تواس کے معنی سمجھنے کے بغیراس کوطوطی کی طرح دھرانا نہیں چاہیے۔ لیکن اس کے معنوں کو سمجھ کرخدا سے دعا مانگنی چاہیے کیونکہ یہ " فاتحہ" جس کوآپ باربار دہراتے ہیں بہت اچھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ

یہ بہت خوب ہے ہمیں ہرایک بات خدا کے نام پر بھروسہ کرکے کرنی چاہیے۔ کافرخدا کا نام نہیں جانتے لیکن وہ جوخدا سے ڈرتے ہیں۔ ہروقت خدا کا نام لے کے کام وکلام کرتے ہیں لیکن ضروری امر ہے کہ ہم اس کونیک نیتی سے کریں۔ فرض کروکہ ہم بِسْمِ اللّٰهِ کرکے نمازپڑھتے اورسجدہ سے اٹھ کرفوراً جھوٹ بولنایااپنے بھائی کو دھوکا دینا یاگالیاں دینا شروع کریں۔ توکیا یہ خوب ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ دُکاندارجلدی جلدی اپنی نمازپڑھتا ہے اورپھر فوراً اپنے خریدارکو جھوٹ بول کردھوکا دینا چاہتا ہے۔ یہ کام محض کافروں کے لائق ہے پرجب آپ بِسْمِ اللّٰهِ کرکے نماز پڑھتے ہیں توخبردارکہ آپ سے بُرے کام سرزد نہ ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه

اس میں کوئی شک نہیں کہ اُس کی تعریف اوراُس کا جلال ظاہر کرنا ہم سب پر فرض ہے۔

رَبِّ الْعَالَمِينَ

بیشک سچ ہے خدا نے دنیا کو بنایا اوراس کو دن بدن سمبھالتا ہے ۔ وہ سب کا بادشاہ ہے چنانچہ ہمیں اس کے حکموں کو ماننا چاہیے۔ ورنہ اُس بادشاہ کی طرح جو کہ شریروں کوسزا دیتا ہے ہمیں سزا دیگا۔

الرَّحْمـــٰنِ الرَّحِيمِ

یہ سچ ہے اگروہ رحیم نہ ہوتا توہم گنہگار کیونکر بچ سکتے صرف اُس کی رحمت اور فضل سے ہم نجات پاسکتے ہیں۔

مَـــالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

یہ بھی سچ ہے کہ عدالت کے دن سب آدمی اُس کے سامنے کھڑے ہونگے اوراپنے کاموں کا حساب دینگے چونکہ وہ خداوند ہے وہ پوری پوری عدالت کریگا۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

یہ بات نہایت اچھی ہے جولوگ خدا کی پرستش نہیں کرتے اوربُتوں کو پوجتے ہیں کافر ہیں۔ وہ خدا کے حکموں کو توڑتے ہیں یہ بات اُس کے حضورسزا کے لائق ہے۔ چاہیے کہ ہم صرف اُسی کی پرستش کریں اورہمیشہ اُسی پر بھروسہ رکھیں۔

اهدِنَـــــــــا الصِّرَاطَ الْمُستَقِيمَ

ایسی دعا کرنا سچ مچ بہت عمدہ ہے ہم سب گنہگار ہیں ہم بُرے رستہ میں چلنے کو پسند کرتے ہیں۔ شیطان کوشش کرتا ہے کہ ہم بُرے رستہ پرچلیں اورخدا کی مدد کے بغیرہم کسی طرح سے خدا کے حکموں پراورصراط المستقیم پرنہیں چل سکتے۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ

خداہمیشہ اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہے "اوراپنے رحم سےاُن کو سیدھا راستہ دکھلاتا ہے۔ اوراُن کوطاقت بھی دیتا ہے کہ وہ اُس راہ پرچلیں۔

غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِمْ وَلاَ الضَّآلِّینَ

اکثر اشخاص بُرائی کی طرف جاتے ہیں ۔ خدا اُن سے ناراض ہوتا ہے ۔ اوروہ آخرکار دوزخ میں اپنا حصہ پائینگے۔ اگرہم اُن کے ساتھ چلیں توہم اُن کے ساتھ ہلاک ہونگے۔

اس لئے ہمارے لئے یہ مناسب ہے کہ اُس کے ساتھ ساتھ خدا کے بندوں کے رستوں پر چلیں تاکہ تباہ نہ ہوں۔ حاصل کلام ہم تسلیم کرتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کی تعلیم بہت خوب ہے۔ جب آپ دعا میں اُس کو دہراتے ہیں تواُسکے معنوں کو سمجھ کر دعا مانگیں تاکہ وہ آپ کو راہِ مستقیم پر چلائے۔ لیکن یادرہے کہ یہ نیک راہ پاکیزگی کا رستہ ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہمیں خدا کی پرستش کرنی چاہیے لیکن پاک چال وچلن کا بسرکرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے ۔ بہت سے خیال کرتے ہیں کہ اگرہم صرف نمازپڑھیں ، زکوات دیں ، روزہ رکھیں اورایسی اورباتیں کریں تو ہم ضروربچ جائینگے۔ لیکن خدا صرف ان ظاہری کاموں سے خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ظاہر میں پاک چال چلن باطن میں ایک پاک دل طلب کرتا ہے۔ اگرہم جھوٹ بولیں اوردھوکادیں لڑائی کریں اورزنا اوردوسرے گناہوں میں مشغول رہیں تو خدا ہم سے کبھی خوش نہیں ہوگا کہ ہم ظاہری طورسے مذہب کے امورمیں بڑے سرگرم ہوں۔ یہ سب کام بُری راہ سے متعلق ہیں۔ پس اگرہم دعامانگیں کہ خدا ہمیں راہِ مستقیم پرلیجائے اورپھربھی بُرے کام کرتے جائیں توپھر ہم نمازصرف طوطے کی طرح ادا کرتے ہیں۔ طوطے کی بھی نہیں بلکہ اس سے بھی بُری طرح سے کیونکہ ہم حقیقتاًریاکاربن چکے کیونکہ طوطے کی طرح ہم معصوم نہیں۔ بلکہ ہم فعلاً خدا کو دھوکا اورمکاری سے غصہ دلاتے ہیں۔ خدا اُن کی نمازسے کبھی خوش نہیں ہوتا جوکہ گناہ کی عادت رکھتے ہیں۔

ایک اوربات غورکے لائق ہے کہ نمازکے وقت آپ اکثر کہتے ہیں " رَبِّ الْعَالَمِینَ ۔۔۔۔۔۔ " وہ رحیم ہے اوراس بناء پرہم نجات کے اُمید وارہیں۔ کیونکہ ہم سب گنہگارہیں اوراگر خداوند رحم کرکے ہمارے گناہوں کو معاف نہ کرے توہم کسی طرح سے دوزخ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے ۔ لیکن جب خدا " مالک اور" " ملک یوم الدین" کا ہے۔ تووہ کس طرح سے رحم کرسکتا ہے؟ فرض کرو کہ ایک آدمی نے خون کیا ہے۔

چاہے اس کا مقدمہ کیسے ہی رحیم مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو تو وہ اس پر رحم دکھلانیکا مقدور نہیں رکھتا۔ اس کو عدالت کے قانون کے مطابق انصاف کرنا پڑیگا۔ گو وہ کتنا ہی رحم کرنا پسند کرے لیکن ازروئے قانون اس کو پھانسی کی سزا دینی پڑیگی۔ یہی ہمارا حال ہے ہم سب گنہگار ہیں ۔ ہم ہرروز گناہ کرتے ہیں۔ ہم ہرایک برس میں سینکڑوں گناہ کرتے ہیں اورہزاروں گناہ ہم اپنی زندگی میں کرتے ہیں لیکن خداوند جس کا نام عدل یعنی راستبازی ہے۔

مَـــالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

اوراس سبب سے آخری دن ہر ایک آدمی کا اُس کے اعمال کے مطابق انصاف کرنا ہوگا۔ اس حالت میں وہ عدالت کے دن کس طرح سے رحم ظاہر کرسکتا ہے؟ اور مَـــالِكِ يَوْمِ الدِّينِ کیونکر رحیم ہوسکتا ہے۔ یہ مشکل محض انجیل مقدس کی تعلیم سے حاصل کی جاتی ہے۔

انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ سیدنا مسیح نے گنہگاروں کے لئے اپنی جان دی اورگناہ کے لئے کفارہ کیا۔ اُس کفارہ کے وسیلے سے راستباز خداگنہگاروں پر رحیم ہوسکتا ہے۔ سیدنا مسیح نے ہمارے گناہوں کا بوجھا اپنے اوپر اٹھالیا اوروہ سزا جوکہ گنہگاروں کو ملنی لازم تھی اُس نے سہی۔ ہم اپنے گناہوں کے سبب سے گویا خدا کے قرضدار تھے لیکن سیدنا مسیح نے قرض ادا کرکے ہمیں آزاد کیا۔ وہ آدمی جوکہ اُس میں پناہ لیتے ہیں وہ گناہ کے نتائج سے بچ جاتے ہیں۔ پس صرف اُس ہی کے ثواب سے خدا جو" مَـــالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ہے رحیم ہوسکتا ہے ۔ خدا اُن پر جواپنا بوجھ سیدنا مسیح پر نہیں ڈالتے یا اُس سے تعلق نہیں رکھتے رحم نہیں کرسکتا۔ وہ عدالت کے دن خداوند کے حضور حساب دینے کیلئے کھڑے ہونگے اوراپنے گناہوں کے سبب سے بہشت میں جانے کے لائق نہ ٹھہرینگے۔ بلکہ ضروردوزخ میں جائینگے۔ بھائیو! اگرآپ چاہتے ہیں کہ آپ خدا کی رحمت میں شریك ہوئیں اوراگرآپ انصاف کے دن رہائی پانا چاہتے ہیں توسیدنا مسیح کا شاگرد ہونا اوراپنا بوجھ اُس پر ڈالنا چاہیے۔ چنانچہ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ" ہم اُس میں ہوکے اُس کے خون کی بدولت چھٹکارا۔یعنی گناہوں کی معافی اُس کے نہایت فضل سے پاتے ہیں۔ افسیوں ۱ باب ۷آیت اورپھریوں لکھا ہے " وہ ہمارے

گناہوں کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہوں ہی کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی" دیکھو! خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اٹھالیجاتا ہے " اور رسولوں کے اعمال میں یوں لکھا ہے" کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو دوسرا نام نہیں بخشا گیا ۔ جس سے کہ ہم نجات پاسکیں۔ دیکھو افسیوں کہ ۱باب کی ۷آیت ،یوحنا کا پہلا خط ۲باب کی ۲آیت اور یوحنا کی انجیل ۱باب ۲۹آیت اور رسولوں کے اعمال ۴باب کی ۱۲آیت۔

نماز میں یہ تم کہنے کے عادی ہوگئے ہو کہ

اهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُستَقِيمَ

بھائیو! خدا اُن لوگوں کو پیار کرتا ہے جو کہ سیدنا مسیح پر بھروسہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم انجیل مقدس میں پڑھتے ہیں سیدنا مسیح پر ایمان لاؤ، اور تم نجات پاؤ گے ۔ اعمال ۱۶باب ۳۱آیت ۔ سیدنا مسیح نے خود کہا ہے" راہ ، حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی آدمی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس نہیں آسکتا ہے۔ یوحنا ۱۴باب کی ۶آیت " پس وہی راہ ہے اور اگر ہم اُس راہ چلیں تو ہم بچ سکتے ہیں۔ اس کے سچے شاگرد بہشت کو جائینگے۔

بھائیو! خدا ہمارا دل چاہتا ہے۔ اگر ہم اُس کو اپنا دل دیدیں اور اُس کے حکم کو مانیں اور اُس راہ پر چلیں جو کہ اُس نے معافی اور نجات کے لئے بنایا ہے تو ہم بہشت میں پہنچ جائیں گے ۔ سیدنا مسیح ہی خدا کی راہ ہے ۔ کوئی اور نجات کی راہ نہیں ہے نجات قرآن کو دہرانے سے نہیں ملتی۔ لیکن صرف سیدنا مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔ اگر ہم سیدنا مسیح کے وسیلے سے روح القدس پائیں تو ہمارے دل کے خیالات اور ہمارا چال چلن پاک ہوجائیگا ۔ بھائیو! سیدنا مسیح پر ایمان لاؤ۔

تمام شد

مشن پریس۔ لودیانہ ۔ایم۔ وائلی ۔مینجیر